مشتمل بر مناجات بخاتم — حریرہ بلا تربیہ نہیں ہے جمیل

منشور محمدی

اخاتم دہر آمدہ منشور محمد — گواہ صفحہ ہیر تیر رہتا ہے

نمبر ۱ — مورخہ ۱۱ شہر جمادی الثانی ۱۲۹۰ ہجری روز جمعہ — جلد ۲

لا الہ الا اللہ — مثنوی — محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول
کھلتے تقریر موحد کے ہین پھول
واضح ظلمت ہی ہیان نام خدا
نور منشور محمد مصطفا

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
یعنی پرچہ پادری مسمور کا
سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر الاولین

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کے مانند حق کی راہ مین
سارے نبیون سے دل اپنا صاف ہی
بد زبانی شیوہ اجلاف ہی

نام رکھا شمس ہی اخبار کا
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا
خود رو دین کو خر عیسیٰ ہی طاق
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا
کرتے ہین توہین فخر انبیا
مذہب احمد ہے توحید احد
شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد

افتر اہتان و الزام قبیح
سر حد عالم پہ دہریہ ہین سریح
قال حق ہی قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

اور خوشامد مین جو کالے پادری
تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری
بے پدر فرزند پیدا کی کند
طفل را در مہد گویا او کند

سو جگہون کے کلرجے بے نام و ننگ
جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ
آدم و حوا کے کب باپ تھے
قدرت خالق کے تھے پیدا ہوے

کر کے تحریف سخن مین بیل تیل
روغن تیر کو کہتے ہین چلیل
وہ نہ کہلائے ابن کبھی خدا
ابن مریم کیونکہ عیسیٰ بن گیا

الامان ای صانع چرخ کہن
ماش بگری نیل کا ہی جو شن زن
اک خدا کو تین مین کرنا معلوم
ہی سراسر شرک و نادانی کی بھوم

دین حق بیخ افگنی مین ہم استوار
ہین مال و جان سے محمد پر نثار
خوف خالق سے فنا ای شرک کو
اک خدا کو تین مین تیرا منکر رہو

ہوا پہلی جو نوع میں واقع ہوئے ہی مذہب
نہ پہلے عیسائی کے سننے آمادہ ہوگئے لیا باعث ان باتون کے
اور ہاتھون سے بسبب آزردہ اور بیان بلب ہونے
تھے یا وہ یہ کہ یہ لوگ ہر فانی بہار زمین مین رہتے
سہتے مگر باوری لوگ وہان کی اکثر چیما بھوڑتے
تھے۔ **اٹلی** وہ ملک ہے کہ جسکے دارالسلطنت
روم ہے اگرچہ یہان کے باشندے بڑے کاروبالا
تھے مگر تہذیب کے معاملہ مین بالکل پہلو تہی کرتے رہے
کیونکہ یہ لوگ جرمنی کے باشندون کو اپنے مقابلہ
مین ہیچ و پوچ سمجھا کرتے تھے اور اون سے گفتگو
کرنے عار سمجھتے تھے۔ **اسپین** یہ وہ ملک
ہے کہ جسمین ہمیشہ کثرت سے عالم و فاضل لوگ پیدا
ہوتے رہے ہین اور پوپ کے دارالسلطنت سے
یہ لوگ اتنے فاصلہ پر تھے کہ اگر چاہتے تو بآسانی
پوپ کے اطاعت سے نافرمان ہو سکتے تھے سفر میشن
مین اونہون نے کچھ مدد نہین دیئے بادجودیکہ
گرے نیڈا کے قلعہ پر جو اہل اسلام کے ماتحت تھا
انکے بڑے بڑے روسا اور عالیخاندان سے لوگ
مقتول ہوئے مگر اس تہذیب مذہب عیسائی کو
اونہون نے ناچیز سمجھا وہی پرانا مذہب عیسوی اپنا
پرتگال یہ وہ ملک ہے جو ملک
اسپین سے ملحق ہے آغاز تہذیب مذہب مین
یہ لوگ بہ بسبب تجارت مین مصروف تھے

فرانس یہ وہ ملک ہے
جو پہاڑ اور جنگل سے معمور تھا اور
چلنے سے معاف آشکارا تھا کہ وہ لوگ رہتے ہابل
کے نہایت شایق تھے مگر اوس نہایت افسوس سے
لکھتا ہے کہ آغاز تہذیب مذہب عیسوی مین ایک ایسا
بادشاہ فرانس کا حکمران تھا جو اس کام مین مخل ہوا
اس لئے لوگون نے سمجھا کہ اگر ہم یہہ نیا مذہب عیسائی
جو سفر میشن سے درست ہوا چاہتا ہے اختیار کرینگے
تو جابجا سے مارے جائینگے اور مال و املاک سب
ضبط ہو جائیگا۔ واہ سبحان اللہ تہذیب مذہب
عیسوی کا عجب حال ہے اور یہہ مذہب بھی عجب ہے
کہ جو ہمیشہ صلاح کا محتاج رہتا ہے کیا سچی مذہب کے
یہی خوبی ہے کوئی عیسائی کسی دانا اور اکابر پادری
سے اس مسئلہ کو پوچھ کر ہمین بتلائے تو ہم نہایت
اوس عیسائی کے ممنون اور مشکور ہون گے۔
انگلستان یہان کے باشندے آغاز
تہذیب مذہب عیسائی مین کچھ معاون و مددگار
نہین ہوے کیونکہ اس ملک مین مذہب عیسائی
رومیون کے عہد مین پھیلا ہے چنانچہ رفتہ رفتہ
یہہ لوگ بھی حضرت پوپ صاحب کے ماتحت ہوگئے
اور اس زمانہ مین ایک بادشاہ نامی ہنری ہشتم
تخت نشین تھا کہ جسکا مزاج لاابالی تھا اور یہہ

ہیں اب ہمین یہ دیکھنا ہے کہ کس سبب سے یہ عجیب
تبدیل یہ طرف رغبت ہوجانا پیدا ہوا ہے۔ کہ ایک
بیگم تھی کہ جسنے وہ پہلے بہت پیار کرتا تھا اور
محبت اور انصاف سے وہ بھی۔ فرمیشن کے معاملہ
میں کہہ چکے ہیں۔ **اسکاٹ لنڈ۔**
فرمیشن کے زمانہ مین اس ملک مین بڑا غدر
مچا ہوا تھا باعث خونریزی اور بدانتظامی کے
وہ لوگ رفرمیشن یعنے تہذیب مذہب کے طرف
مائل نہو سکے۔ **ڈنمارک سوئڈن ناروی**
ان تینون ملکون کے لوگ مذہبی کتابون کے اوس
زمانہ مین منتظر تھے لیکن مسیحی مذہب کی تعلیم کے
پیرو نہ تھے اور بعد اختیار کرنے تہذیب مذہب کے
انہون نے بزور شمشیر اپنے کو آزاد کیا۔ مورخ
لکھتا ہے اگرچہ لڑائی فساد خونریزی مذہب عیسوی
کے خلاف ہے مگر تہذیب مذہب عیسوی کو ان جدال
وقتال سے نہایت مدد پہونچی۔ **پولنڈ** یہہ
لوگ تہذیب مذہب کے اختیار کرنے کو تیار تھے
چنانچہ ۱۵۱۸ء مین انہونے نے پادریون کے
اختیارات پر ہاتھ ڈالا۔ القصہ اب ہم پوچھتے
ہین کہ مذہب عیسائی کیون اپنی اصلی حالت سے
متغیر ہوگیا اور کون کونسے اوسکے امورات مین
نقص آگیا کیا اونکے پاس عہد عتیق اور عہد جدید
کے کتابین نہین تہین ایک ہو دو ہو بے شمار

وہی تو ہو تو ان سنہری لفظون کا پیرا ہوگا۔
اور ہمکو فخر ہے کہ یورپ کا معروف ہونا ہم
کو یہی نکتہ مین رکھتے ہین اور وہ اپنے قول فعل
سے اپنے دعوی کا ثبوت دیتا ہے ای عیسائیو اس
بات کو خوب یاد کرو کہ مذہب عیسائی کی بنیاد حرف
ہمپر ہے تم رفرمیشن کا حال دیکھوگے اور ہمارے
اس قول کو یاد کروگے۔ حاتم مرزا موحد

نصایح علمی

برا افسوس ہے اوس شخص پر جو ہفتہ مین ایکدن بھی
علم کی حاصل کرتے مین اور خدا کی خوشنودی کے کام
کرنے مین مشغول نہوا کرے۔ انسان کو لازم
ہے کہ جس امر کو نجانتا ہو اوسکے سیکھنے مین ہرگز
شرم نکرے۔ ایک عالم ہزار عابد سے بہتر ہے
جسکے ساتھ خداوند کریم بڑی عنایت و مرحمت رکھتا
ہے اوسکو علم دیتا ہے۔ جو شخص ایک علم سیکھنے کی
ذلت اور حقارت کو گوارا نکریگا وہ عمر بھر نادانی
کی حالت مین رہیگا۔ علم کا شرف جیسا واقع مین ہے اگر
سب پر ظاہر ہوتا تو اوسکے حاصل کرنے مین بیحد
ہر کوئی مال کی حاصل کرنے سے زیادہ ترجان لڑاتی
عالم کو بڑا جانو اگرچہ سن مین چھوٹا ہو اور جاہل
کو چھوٹا سمجھو اگرچہ عمر مین بڑا ہو۔ جو شخص علم و حکمت
مین معروف ہی اوسکو البتہ سب نگاہ تعظیم سے دیکھتے
ہین۔ موت سے زیادہ کوئی نسب و قرابت نہین

اور علم سے زیادہ کونسی شے ہے اور شرف انسان کا علم کے سوا اور کیا ہے جسکو علم کا شرف حاصل ہو جو علم کو پہچانتا ہے وہ اسکی افزایش سے باز نہین رہ سکتا - بادشاہ سب پر حاکم ہوتی ہن اور عالم بادشاہون پر حکومت

اوصاف حمیدہ جناب رسول مقبولؐ

کتب تواریخ مین بروایت صحیحہ لکھا ہی کہ ایکروز جابر انصاری نے حضرت خیر البشر صلعم سے پوچھا کہ ای رسول خدا جو چیز پہلے پیدا ہوی وہ کیا ہی حضرت مجیب ہوی کہ وہ میرا نور تھا اور یہ مضمون اس حدیث کا ہی اول ما خلق اللہ نوری غرض حضرت کا نور سب سے پہلے پیدا ہوا اور سب انبیاء کرام سے آخر انکا ظہور ہوا لہ پیش از ہمہ شاہان عنوہ آمدہ ٭ ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ ٭ ای ختم رسل قرب تو معلوم شد ٭ دیر آمدہ زود آمدہ ٭ احادیث معتبرہ مین وارد ہی کہ حضرت کا ثانی اخلاق و شجاعت مین نہ آجتک کوئی ہوا اور نہوگا چنانچہ خود آنحضرت نے فرمایا ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وتمام محاسن الافعال - عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول خدا نے کبھی کسیکو سخت نہین کہا اور نہ فحش بولا بلکہ آپ فرماتے تھے خیارکم احسنکم اخلاقا اور انس رض کہتے ہین کہ مدینہ کے راہ مین ایک عورت ضعیفہ سامنے آئی حضرت کے اور کہا کہ مجھکو کچھ ایسی عرض کرنا ہے حضرت نے فرمایا کہ جسجا تیری چاہے بیٹھ جا اور بطیب خاطر جو کچھ کہنا ہو کہہ پس وہ عورت ایکجا بیٹھ گئی حضرت نے بھی وہان تشریف فرما ہوکر بکشادہ

پیشانی کا عرض کرنا کسی شخص حضرت کا پیش نہین ہوا ہو یہ نہین کہ حضرت نے کسیکو کبھی نہین دیا اگر ان جہادین سے غنائم کفار کو تو ضرور مال اللہ حضرت نے فرمایا ان افضل شیئی فی المیزان المومن یوم القیمۃ خلق حسن وان اللہ یبغض الفاحش البذی اور فرمایا لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالتکف ولا حسب کحسن الخلق اور پھر فرمایا المومن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قایم اللیل وصایم النہار شرح طریقہ محمدیہ کا مصنف لکھتا ہی کہ آنحضرت اصل خلقت مین محمود و مخلوق تھے اخلاق نیک پر کچھ اخلاق حسنہ بسبب ریاضت حاصل نہین ہوا تھا بلکہ محض عطاء الٰہی سے تھا اور عوارف المعارف مین مرقوم ہی کہ عقل کے سو جزو مین سے ننانوے تو ہمارے حضرت کو عطا ہوی اور ایک مخلوق کو بس عند العقلاء ہر ایک مسلمان و ہر ایک مخلوق کو ایسے اعقل العقلا کی پیروی واجب ہی اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت اپنی پاپوش کا تسمہ لیتے کپڑون مین پیوند لگاتے گھر کا کام کرتے غلام و لونڈیون کو آزاد کرتے قیدیون کو رہا کرتے مظلومون کی فریاد سنتے انصاف کرتے ہر ایک امیر غریب کے دعوت قبول فرماتے قصہ مختصر حضرت نہایت خلیق تھے چنانچہ بہت سے عادات اور ارشادات و نصایح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب احادیث معتبرہ سے اخذ کرکے خاکسار نے اپنی کتاب موسوم بہ تہذیب مقال مین درج کیے ہین انشاء اللہ آیندہ اوسکا انتخاب ملاحظۂ شائقین

تمام شد این رساله در مطبع واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم صاحب کے چھپا

تمت تحشیہ حسب فرمایش مرزا یوسف -

وہ وقت تلیست جین کی کھا ہی گیا
ماصل دنیا کو تم سمجھے ہین دین
مرغ و نان و سیم و زر ہی کچھ نہین
عیش دنیا ہے مگر خواب و خیال
چاہتے ہو گر نجات آخروی
چھوڑ دو شہ و ہری مسیحی بھائیو

دین فقط وہ اک چیز ہی بتا
دین ہی ہے از کمہ بہروہی ہین
سر بلندی ہو رہی ہے تیز تر
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال
دین ہی ہے کر قدم پیروی
بحث ناحق متکر و کلمہ تر ہو

التماس

خریداران اخبار منشور محمدی کی خدمت مین التماس ہے کہ حسب درخواست میرے کل انجمن کے دوسرے جلسے مین یہہ بات قرار پائی کہ سب خریداران اور معاونان منشور محمدی حسب عطیہ یا قیمت اخبار روانہ کیا چاہین تو بصیغہ رجسٹری مین احمد عبد اللطیف صاحب محاسب منشور محمدی کے نام روانہ کرین۔ پس راقم کی التماس ہے کہ جن خطوط مین مضمون یا درخواست خریداری مندرج ہوا کرے وہ میرے ہی نام پر آئین۔ لیکن قیمت اخبار کا خط جسمین بل یا ٹکٹ نصف آنہ نوٹ وغیرہ ہون بصیغہ رجسٹری صاحب موصوف کے نام آئین۔ خریداران منشور محمدی سے التماس ہے کہ وہ براہ نوازش راقم کی ان التماس کو منظور فرما کر اسپر عمل میں لاوین

مورخہ ۱۴ جلائی ۱۸۹۳ء

راقم خاکپای ملت شیعہ الاعلام محمد قاسم خان
سکرٹری انجمن اسلامی و مہتمم قاسم اخبار بنگلور

اشتہار

چونکہ انجمن اسلامی بنگلور کے دوسرے جلسے مین حسب درخواست سکرٹری منشی محمد قاسم صاحب یہہ امر قرار پایا ہے کہ خریداران منشور محمدی کے خطوط ارسال قیمت جسمین۔ بل نوٹ یا ٹکٹ نصف آنہ رہین وہ سب میرے نام پر آیا کرین اور حساب جمع و خرچ منشور محمدی کی نگرانی بھی میری ذمہ دیگئی ہے لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اسپر درخواست عطائی قیمت کے خطوط اور رسیدون پر میرا ہی دستخط کیا جائیگا۔ پس سب خریداران منشور محمدی کو ضرور ہے کہ وہ خطوط رجسٹری جسمین منی آرڈر یا ٹکٹ ہون۔ میرے نام پر روانہ کیا کرین۔ مضمون اور دوسرے باتون کے خطوط منشی محمد قاسم صاحب کے نام پر آئین۔

دستخط۔ نین احمد عبد اللطیف

مورخہ ۱۴ جلائی ۱۸۹۳ء۔ محاسب دفتر انجمن اسلامی بنگلور و منشور محمدی

التماس

خریداران اور معاونین منشور محمدی کی خدمت مین انجمن اسلامی بنگلور بصد منت التماس کرتی ہے کہ جو صاحبان براہ غمخواری دین اب تک قیمت اخبار دیچکے ہین اشتہار افشار اشدان کے نامونکی فہرست منشور محمدی مین درج ہوگی جن حضرات نے تا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار

انعام عام

جناب ایڈیٹر صاحب

عنایت نامہ آپکا مورخہ ۱۵ ماہ جلائی شمارہ ۲۹ جو بنام سکرٹری انجمن اسلامی محمد قاسم غسم لکھا گیا تھا ہمکو بہت جلد فراہم ہوا اور اسکے مضمون سے ہم بہت خوش ہوئے اور ہمکو یقین ہے کہ ہمارے ممبر بھی اسکو پڑھکر بہت خوش ہونگے۔ اور ہمکو امید ہے کہ آپ بھی ہمارے اس اشتہار کو جو ہم نے آپکے عنایت نامہ کے جواب مین لکھا ہے اپنے پرچہ مین درج کرکے ہمکو ممنون منت فرمائین۔ مورخہ ۱۵ ماہ جلائی ۱۸۹۳ء

حسب الحکم انجمن اسلامی محمد قاسم غسم سکرٹری۔

اشتہار

اس نئی کتاب لاجواب از تصنیفات جناب امام اہل فن مناظرہ اہلکتاب سید محمد ابو المنصور صاحب ابقاہ اللہ فی اتم خیر و سرور الموسوم بہ انعام عام بصلۂ آئینہ اسلام مصنفہ پادری صاحبان لکھنؤ بکمال اہتمام صحت و صفائی چھاپہ وغیرہ اس مطبع مین چھپکر تیار ہوی ہے شایقین علم و ہنر و ماہرین علم سیر کو مژدہ ہو کہ اہل اسلام مین یہہ پہلی کتاب ہے جو درمیان فرقہ ہائی نصاریٰ تصنیف ہوی اگرچہ جناب مصنف کی معلومات کا یہہ ادنی نتیجہ ہے لیکن متعدد زبانون کے کتب مروجہ ہندوستان مین ابتک کوئی ایک یا دو نسخے ایسے نہین ہین جنمین سب عیسائی فرقون کا ذکر اور انکے عقاید کا باہم اختلاف مرقوم ہو اس سبب سے چند زبانون کی معتبر تصنیفات علماء نصاریٰ سے عیسائی فرقون کے نام اور انکے عقاید کے اختلاف کے ذکر کے اور اس انعام عام مین لکھے گئے اسکے سوا یہہ کتاب ایسے مصنف کی ہے کہ مسیحی مذہبی تعصب اور بیہودہ کورذہنی تک نہین ہے چونکہ جن عیسائی تصنیفون سے انتخاب ہوکر یہہ کتاب لکھی گئی اون سب کتابون کے ہر مضمون کے بعد سنہ مطبوعہ ہومعہ شمار صفحہ و سطر مرقوم ہین یہہ کتاب مبتدی اور منتہی ہر درجے کے لوگون کو خواہ وہ مسلمان ہون یا عیسائی مرتلی معلومات کیواسطے بہت بکار آمد ہے وہ ایک بیحد تواریخی ہے کہ جس سے آیات قرآن کی جو نصرانی عقاید کے بیانین ہین عجیب و غریب تصدیق ہوتی ہے اس کتاب مین قریب دو سو عیسائی فرقون کا ذکر ہے مگر شمار صرف ۷۰ فرقون تک لکھا گیا اسکی وجہ یہہ ہے کہ پادریصاحبون نے دیڑسو اسلامی فرقے لکھکر اونمین سے ۳۷ فرقے خلاف عقیدہ اسلام انتخاب کئے تھے مگر انعام عام مین ۷۰ عیسائی فرقون سے ۵۰ فرقے مخالف عقیدہ نصاریٰ انتخاب ہوے جنکی تفصیل یہہ ہے منکر روح القدس ۲۰ فرقے منکر الوہیت حضرت عیسیٰ ۱۵ فرقے اور منکر مصلوبی حضرت عیسیٰ ۱۰ فرقے اور منکر توریت و انجیل سو کہ فرقے یہہ کل پینسٹھہ فرقے ہوے اور اگر سب عیسائی فرقون مرقومۂ انعام عام پر غور کیا جاتا تو غالبا ایکسو

عیسائی فرقے مخالف عقیدہ نصاریٰ پائے جاتے
آجتک بیشمار کتابین مناظرہ مابکلکتاب مین تصنیف
ہوئین اونمین سے ایک کتاب بھی ایسی نہین ہے
جسکے مصنف نے ایک گواہ بھی عیسائی مذہب کا
منکر مصلوبی مسیح ثابت کیا ہو اور اس کتاب
انعام عام مین تو آجہ ایسے فرقے مرقوم ہین کہ
جنمین لاکہون کروڑون آدمی شامل ہین باوجود
ان سب باتون کے جو درحقیقت تعریف کے طور پر
نہین بلکہ واقعی اور حقیقتاً ہین قیمت کتاب چار آنہ
ہے اور جو صاحب بیس جلد سے زیادہ خریدین
اونمین فی جلد تین آنہ کے حساب سے مل سکتی ہین
اور محصولہ اک ذمہ خریدار ہے چاہیے کہ اپنی
درخواست پیشتر مع قیمت بمطبع فاروقی دہلی متصل
جامع مسجد بھیجکر طلب فرمالین بلا تامل کتب
مطلوبہ ارسال خدمت کیجائینگے فقط۔

الراقم
سید محمد معظم مالک مطبع فاروقی متصل جامع مسجد دہلی

للہ الحمد ہر آنچہ کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

تفصیل اس اجمال کی بحجت اشتمال کی یہ ہے کہ
عرصہ سے مین دیکھتا تھا کہ متعصبین پادری
برسر اعلان تو مین اسلام کرتے ہین اور جو
ان مین آتا ہی بمقابلہ اہل اسلام کہہ کر چھاپدیتے
ہین اور ایک عالم کو تباہ کرتے ہین لہذا عسکر خالے
پادری کہ اپنی سرفروی کے واسطے محض لغو بات
سے صفحۂ بیاض کو سیاہ کرتے ہین لہ رفتہ بہ
زبابلیون اور فترا نیون اور افترات سابق
تصنیفات بھرتے ہین اور اہل اسلام کا برحال
ہے کہ بعض صاحب بلکہ اکثر تو اپنی پریشان حالی
اور بے اطمینانی مین گرفتار ہین اور جو کچھ فارغ
البال ہین وہ نشۂ دنیا مین سرشار ہین اونمین
امور دینی سے کچھ سروکار نہین بہت کم ایسے لوگ
ہین جو اسطرف توجہ رکھتے ہین اور اسپر طرہ یہ
ہے کہ اگر کسی صاحب نے تکلیف گوارا کرکے کچھ لکھا
جواب دندان شکن دیا تو بسبب بضاعتی کے
اوسکی اشاعت دشوار ہے بیچارہ مصنف اسقدر
روپیہ کہان سے لائے کہ اوس کتاب کو طبع کراکے
اطراف و جوانب مین پھیلائے امرائے اہل اسلام
کو یہہ توفیق نہین کہ اعانت کرینگے کمر ہمت چست
باندہین وہ تو فقط اسقدر کہکر چپ ہو رہتے
ہین کہ عیسیٰ بدین خود و موسیٰ بدین خود یہہ حال
دیکھکر میرے دلپر ایک زخم کاری ہوتا تھا اس
اثنا مین ایک اخبار بطالت آثار جسے بعنوانی
ع ہر عکس نہند نام زنگی کافور ۔ شمس الاخبار
کہتے ہین اور یہی نمک پاش جراحت ہوا اوس وقت
بے اختیار دل نے یہہ چاہا کہ اگر کوئی انجمن اسلامی
قرار پائے اور پادریون کے جوابات کا ذمہ

او شاے تو کیا خوب ہو اور اس انجمن عالیہ کا
یہ کام ہو کہ جو کوئی پادری رد اسلام مین کتاب
لکھے یا کوئی مضمون اخبار مین چھاپے تو اوسکی
جواب کی سعی کیے اگر کسی اہل علم نے اوسکا جواب
پھر کوشش کرکے طبع کرائے اور اگر جواب کی نوبت
نہ آئی ہو تو چاہیے کہ جو صاحب علم مناظرہ اہلکتاب
کا شوق رکھتے ہین اون سے اوسکی جواب کی فرمایش
کرے بعد تصنیف کے اہتمام طبع اپنے ذمہ ضروری
سمجھے الغرض جسطرح ہو سکے جواب کو مشتہر کرے اور
ہر شہر و دیار مین کچھ اہل اسلام معاون انجمن قرار پائین
جو اوسکے مشتہر کرنے اور فروخت کرنے مین بدل
سعی ہون یہہ آرزو میرے دل مین تھی کہ خداوند
کریم نے یہہ مژدہ سنایا کہ ایک عالی ہمت والا درجت
ذوالمفاخر والمناقب جناب منشی محمد قاسم صاحب نے
شمس الاخبار کے جواب مین ایک اخبار بنام منشور
محمدی جاری کیا اس خوشخبری سے دل غمگین نہایت
مسرور ہوا اب جو مین سنتا ہون کہ جناب موصوف کی
ہمت سے ایک انجمن اسلامی قرار پائی تو نہایت ہی
باغ باغ ہون الحمد للہ علی احسانہ کہ مین اپنے
نخل آرزو کو سرسبز پاتا ہون اور گل مراد اوسپر
شگفتہ دیکھتا ہون معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ
قریب ہے کہ شاخ امید میری بار ور ہو اور جسطرح
جناب منشی صاحب کی جہت سے اس امر کی بنیاد

ہوی ہے اسیطرح اونکی توجہ کامل سے اس بن
ڈالیے وہ کام سرانجام پائے جسکی تمنا ہو
سکتا ہون جسوقت مین یہہ خیال کرتا ہون کہ آپ
صاحب بلا غرض دینداری محض تائید دین کیواسطے
مجتمع ہوتے ہین اور حمایت دین مین نہایت سرگرم
ہین تو مارے خوشی کے پھولے نہین سماتا جسقدر
آپ سب صاحبون کا شکر ادا کیا جاے اوس کے
سبب سے تو مین تمام انجمن کا اور خاصکر جناب منشی صاحب
کا نہایت شکرگذار ہون اور امیدکرتا ہون کہ
جسطرح سب صاحبون نے منشور محمدی کا ذمہ
لیا ہے ایسے ہی اس فن کی کتابین چھاپنے کا
ذمہ اوٹھائینگے آپ سب صاحبون کی ہمت بلند سے
اس امر کو مین ہرگز بعید نہین سمجھتا بلکہ یقین کرتا
ہون کہ آپکی سعی و کوشش سے بہت جلد یہہ امر
ظہور پائیگا دیکھیے ایک صاحب کی ہمت نے کیا
ثمرہ دکھایا ایک دن وہ تھا کہ پادریون کی
گستاخیان بہ نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہم اپنی آنکھون سے اخبارون مین چھپی ہوی
دیکھتے تھے اور اپنے کانون سے سنتے تھے ایکدن
یہہ ہے کہ چہار طرف سے اہل اسلام مثل ببرشیر
براستان کے جھپٹ رہے ہین اور مخالفون کا
نام و نشان نہین ہے کوئی پادری سر نہین اوٹھاتا ہی
ہر شخص اہل اسلام کے تحریرین دیکھکر حظ پاتا ہی

فشو وحمیت دین ای
سب جانتے ہین کہ یہہ فتنہ فقط فشو ہی ہے
طوہمتی کا اب اگر چہ اہل اسلام ہی توبہ کرینگے او
پادریون کے اعتراضات کا جواب دینگے توہین
کمال ہے کہ پھر کسی پادری کو رد اسلام لکھنے پر
ہمت نہ ہوگی اور بہت جلد دروازہ فتنہ کا بند
ہو جائیگا اور ثواب بھی مفت ہاتہ آئیگا اب مین اون
اہل اسلام کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ جو صاحب
اسطرف توجہ نہین رکھتے بلکہ اس بحث کو لغو سمجھتے
ہین ای صاحبو ایک وہ مسلمان تھے کہ جنہون نے
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا جان و مال فدا
کر دیا ایک وہ مسلمان تھے کہ اپنے نبی کی محبت مین
اپنا گہر بار چھوڑ دیا غربت اختیار کی کافرون کے
ہاتہ سے بڑی بڑی مصیبتین اوٹھائین پر اپنے نبی
کی محبت سے ہاتہ نہ اُٹھایا اور ہمیشہ اعدای دین کو
زیر کیا اونہین کی برکت سے دین نے یہہ رونق
پائی اونہین کے باعث سے جہان مین نور ہدایت
پہیل گیا اگر وہ ایسی سعی و کوشش نہ کرتے تو یہہ
دین ہم تک کیونکر پہنچتا ایک ہم ہین کہ برسر اعلان
توہین رسول مقبول سنتے ہین اور رسالون
مین لکہی ہوی دیکہتے ہین مگر اسقدر حمیت نہین
ہوتی کہ صرف زبانی جواب دین یا تحریر کرین یا
کچہ صرف مان کر کے اونکے جواب مین کتابین طبع
کرائین ای بھائیو کیا حمایت دین اونہین پر فرض

تہی او اس امر کے ہی خلف کے جو صفات
ہی ہرگز ایسا نہین ہے اور پھر ایسے دین فرض
تہی ایسی ہی ہر بھی معاونت اپنے دین کی واجب
ہی اور کیون نہ ہم بھی تو دعوی اسلام کر سکتے ہین
اونھین کے بھائی کہلاتے ہین کچہ تو فرصت چاہیو
نہایت افسوس کی بات ہی کہ جو نبی ہمارے واسطے
سخت سے سخت تکلیفین اوٹھائی اور دن قیامت
کے ہمارے لئے باعث نجات ہو جسکے سبب سے ہمکو
حیات ابدی ملی دولت سرمدی ہاتہ آئی اوس
نبی کی نسبت کوئی بدین گستاخی کرے اور ہم چپکی
سنا کرین کیا تقاضای غیرت یہی ہے ذرا پادریون
کے رسالے تو دیکہو کیسی کیسی گستاخیان رسول
مقبول کی شان مین کی ہین پھر کیا قوت ایمانی
اسیکو مقتضی ہے کہ ہم اون گستاخیون کو دیکھین
یا سنین اور کچہ جواب نہ دین ای بھائیو یہ وہ وقت
ہی کہ سب اہل اسلام کو چاہئے کہ نہایت مستعد ہون
اور جس سے جو کچہ ہو سکے وہ ہرگز دریغ نہ کرے
اہل علم زبان و ہاتہ سے کام لین ذی مقدرت تحرف
مال سے سعادت حاصل کرین صاحب قدر و منزلت
سی زبانی سے پیش آئین اور مفت ثواب آخرت پائین
اب مین سب علماء نامدار اور روسای ذوی الاقتدار
کی خدمت مین یہہ عرض کرتا ہون کہ جسطرح روسای
بنگلور نے انجمن اسلامی مقرر کی ہے ایسے ہی الور ہی

صاحب جس شبہ مین مبتلا ہوا ہے کہ صاحب بہت
سے لوگون کو کافر بتلاتے ہین سو یہ کہنا بہت
بیجا کیا ہے اگر کسی بزرگ نے کسی کو
صاحب جس شبہ مین مبتلا دیکھکر ڈالیگے
وہ بموجب حدیث من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا
واجر من عمل بہا کے مثل جناب منشی خدا قاسم
صاحب کے ثواب غیر متناہی پائینگے اور قیامت کے
دن حامیان دین مین شمار کئے جائین گے اور مسلمانون
پر اسقدر یہہ بھی ضرور ہے کہ جہان تک ہوسکے
منشور محمدی کے خریدنے مین دریغ نفرماوین کہ
اسکے دیکھنے سے اپنے دین کی حقیقت ظاہر ہوتی
ہے اور نور ایمان نہایت مشتعل ہوتا ہے اس
مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہون کہ خداوند کریم ہمارے
سب بھائی مسلمانون کو جوش ایمانی عطا فرماوے
اور عنایت دین کی توفیق دے آمین یارب العالمین
اللہم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد

راقم الاثم خادم دین احمدی محمد علی۔

بقیۂ عقاید مکمل

اور رسول ملائکہ بیشک — ہوتا ہی عام آدمی سے بڑا
اور عامی فرشتگان سے جان — رتبہ مین عامی آدمی کو سوا
ہی کرامات اولیا برحق — شبہ اوسمین نکالے کرنا
پر بجز امر حق اگر چاہین — ایک ذرہ نہین ہی ہل سکتا
گو ولی کیسے ہی بڑا ہووے — رتبۂ انبیا نہین پاتا

اور رسول ملائکہ بیشک — ہوتا ہی عام آدمی سے بڑا
اور عامی فرشتگان سے جان — رتبہ مین عامی آدمی کو سوا
ہی کرامات اولیا برحق — شبہ اوسمین نکالے کرنا
پر بجز امر حق اگر چاہین — ایک ذرہ نہین ہی ہل سکتا
گو ولی کیسے ہی بڑا ہووے — رتبۂ انبیا نہین پاتا

نبی سے سامنا ہوا ہے — ہی سفر اور حضر بھی ایک سا
انیکو ہی ہوسکتا ہے — کفر اوسکا حلال ہے کہنا
اور جو کرتے ہین منع ہم کو — وہ بھی کافر ہے بیگانہ ہوتا
ہین وہ نادان کفر کی باتین — یا کہ اوسپر کرے کچھ استہزا
ترجمہ کرکے اسطے عوام کے — کافر ان سب سے ہی وہ ہوجا
تھین وہ دون کے نفع بیشک — مختلف ہوگئے ہین سب علما
پر ضرورت نہین ہی مثل اسکا — یا بخومی کا یا کہ رملی کا
حق تعالی ہے قاضی الحاجات — کفر اوسپہ دیجئے فتوی
مانگتا ہووے جو کچھ اس سے مانگ — یا امان اسکی پر کرے تکیا
خواہ مسلمان ہو بر یا فاجر — تعزیہ داری اور رسوم عزا
نیک ہون یا کہ بد مسلمان ہون — ہی اسیطرح شرع مین آیا
مسح جایز ہی کرنا موزہ پر — گر رہے تو میان خوف و رجا
ہو گناہ صغیر یا کہ کبیر — کفر اوسکا حلال ہے کہنا
اور جائے گناہ کو جو خفیف — وہ بھی کافر ہے بیگانہ ہوتا
جو اہانت کرے شریعت کی — یا کہ اوسپر کرے کچھ استہزا
یا کرے ہزل کفر سے کوئی — کافر ان سب سے ہی وہ ہوجا
کفر سکر ان کے حکم دیضمین — مختلف ہوگئے ہین سب علما
کا ہنون کا جو کہنا مانے سچ — یا نجومی کا یا کہ رملی کا
یا کرے اہل جفر کی تصدیق — کفر اوسپہ دیجئے فتوی
رحمت حق سے جو کہ ہو نومید — یا امان اسکی پر کرے تکیا
یا کرے کام بت پرستی کا — تعزیہ داری اور رسوم عزا
کفر مین اسکے شک نہین رہتی — ہی اسیطرح شرع مین آیا
رہے ایمان ترا سلامت تب — گر رہے تو میان خوف و رجا

کیونکہ قہار ہی خداوند حلیم
اور فنا بھی ہی علم اسکا
مارتے رہے کہ مختتم ہو وہ
کہنے امید بھی ہو دیدہ
کفر اور شرک کے سموم ہین کبو
چاہنے ایک ایک سے جینا
سب مسلمانون سے خدائی کریم
رکھنے دایم مقیم راہ پہ ثبت
اور مکمل کرو جو کہ ناقص ہے
رکھنے دایم براہ صدق و صفا
اپنے محبوب کے شفاعت سے
حشر کے دن کرے بلا رہا

خبر چہارم

جب ہیرودیس بیت لحم اور اوسکے نواح کے سب لڑکے
دو سال تک کے قتل کرا دئے اوسکو بابت متی باب
۲ درس ۱۷ مین لکھتا ہے اوسوقت کا مل ہوا جو کچھ
یرمیاہ نبی نے کہا تھا کہ وہ کہتا تھا ۱۸ رامہ مین آواز
سنی گئی زاری اور گریہ اور بہت شور کے کہ
راخیل اپنے فرزندون پر روتے تھے اور تسلی سے
برکنار تھے کیونکہ وہ نہین تھے یہہ اشارہ درس
۱۵ باب ۱۱ مین واقعہ زمانہ بخت نصر بادشاہ بابل
سے مراد ہے جسنے یروشلم کو فتح کیا اور بنی اسرائیل
مین سے بہت لوگون کو قتل کرکے بہت لوگونکو
قید کرکے لیگیا تھا روح راخیل کو علم برزخ مین رنج
پہونچا تو خداوند تعالی واسطے تسلی روح راخیل اور
یعقوب کے فرماتا ہے کہ راخیل اپنے فرزندون
پر رونی ہے کہ وہ چلے گئے پھر درس ۸ و ۱۰ مین
فرماتا ہے کہ بیشک نجات دیکر مین پھر وطن مین
پہنچا دونگا الخ درس ۳ و ۱۰ باب ۳ مین ہے

کہ اسیران قوم اسرائیل اور یہوداہ پھر ہونگے
اور وہ اپنے زمین مین پھر پہنچینگے پھر درس ۱۶
پیچھے اوسکے ساتھ درس ۱۷ مین راخیل کیطرف
مخاطب ہے کہ اپنے آواز کو رونے سے اور اپنی
آنکھون کو اشکون سے باز رکھ کیونکہ عمل تیرا کا
پاویگا خداوند فرماتا ہے اور زمین دشمنان سے
واپس آوینگے پھر درس ۱۷ مین ہے اور تیرے
عاقبت مین امید ہے خداوند فرماتا ہے اور اولاد
تیرے اپنے حد مین پھر آویگی الخ جو کوئی سارا باب
۳۱ یرمیاہ کا مطالعہ کرکے دیکھیگا اوسپر بخوبی
واضح ہو جاویگا کہ قتل اطفال زمان ہیرودشاہ
سے اوسکا کچھہ تعلق نہین بلکہ قید بابل اور اوسکے
واپسی اور رہائی کا حال مفصل ہے **قول موحد**
یہہ خبرین ہم ایسے لکھینگے کہ جسے انشاء اللہ تعالی
خوانندون کی خوب خبر لیجائیگی اور اگر اسوقت کسی
پادری یا کاتی کنٹ یا واعظ نصارا کو کچھہ ان
خبرون کی خبر ہووے تو وہ حواریون کی غلطیون
کی خبر لے فقط - باقی آیندہ راقم مرزا موحد

رفرمیشن

فقیر سرمد میرزا موحد اپنے بھائیون ناظرین اخبار سے
وعدہ کر چکا تھا کہ انشاء اللہ تعالی اگر ہمارے دم
مین دم رہا تو ہم رفرمیشن یعنے تہذیب مذہب
عیسویکا حال جسمین یہ اخبار منشور محمدی کے ہر ایک

ہی وہ رسول پاک کے لفظون سے ادا کیا جاتا ہے اور
سفہ مزاج وہ شخص جسکو ان سے یقین واثق ہو
کرہ تہذیب مذہب عیسوی سے اوسکی اوس فضیلت کو
وہ حافظ مضار اتمس الاخبار مین بڑے شدومد سے
کھتے ہین معلوم کرینگے اور سب کو واضح ہو جائیگا کہ مذہب
عیسی صرف پنجاہی قانون پر انحصار رکھتا ہے اور وہ
ہمیشہ کمیٹی کے تجویزات سے اصلاح پذیر رہتا ہے ایک
زمانہ وہ تھا کہ حضرت پوپ کا سکہ تمام کلیسائی مسیح
پر چلتا تھا اور وہ اپنے احکام سے مذہب مسیحی کو درست
کرتا تھا اور ایک وقت یہہ ہوا کہ مارٹین لوتھر کے صلاح
سے یہہ مذہب درست ہوا الغرض اصل مطلب اور
اصل کتاب اور اصل طریقہ مسیح کا کسی کتاب نصاریٰ سے
پایا نہین جاتا جب حواریون کا عقیدہ دیکھو تو اور ہی
کل کہلتا ہی اور اون کے بعد کا عیسائی مسیح کا حال
دہوا ہے وہ ہم پہلے پہل اس اخبار مطلع انوارین
قلمبند کر چکے ہین۔ واضح ہو کہ مذہب مسیحی کے عابدون
اور بنک بخت لوگون نے ہزار ہا مزبی اور کفیل اور
شفیع آسمانی مقرر کر لئے تھے کہ جنکا نام لیکر دعا مین
مانگتی اور سر گزتے تھے اور وہ لوگ جو عبادت
نہین کرتے تھے اونکو پوپ نے سونا چاندی لیکر
بیچنے ہی بہشت مین داخل کر دیا تھا پوپ جو عیسائیون
کے پیشوا اور امام تھے اونکا مقولہ یہہ ہے کہ اگلے

بزرگون کے بیشمار اعمال جمع ہو کر رکھے ہین اور وہ اعمال
جو اونکی فرایض سے زیادہ ہین اوس خزانہ مین داخل ہوا
ہے کہ جسمین ہمارے آقا مسیح اور بیشمار قابض
ہین کہ جنکے نیک اعمال کم ہون اوس تحویل مین سے
چاہین اونکے نام منسوب کرا سکتے ہین۔ محسن خندم
کا لکھتا ہے کہ عیسائیون نے اس طریقہ سے نجات کا
حاصل کرنا نہایت آسان سمجھا۔ وہ لوگ جو صاحب
مقدور اور متمول تھے اونہون نے زر و مال سے کام
خرید لئے اور جو مفلس تھے اونہون نے حج تیرتھہ کا
رستہ لیا۔ مگر زیارتون اور تبرکون کے خریدار
سبھی تھے۔ القصہ میکس ملین شاہنشاہ اسٹریا
نے جب پوپ لیو دسیون کا حال سنا تو علانیہ
اپنے زبان سے فرمایا کہ ہمارے دانست مین یہہ
پوپ بھی بڑا بدذات اور بے ایمان ہے اور ہمنے زندگی
بھر مین کوئی پوپ دیندار اور سچا نہین دیکھا۔

قول موحد سبحان اللہ جب پیرون کا یہہ حال
ہے تو پھر مریدون کا کیا ٹھکانا ہے دیکھئے عیسائی مذہب
اور مامون کا حال کہ اون کے مرید اونکی شان مین
کیا کیا گلفشانی کرتے ہین۔ جرمنی کے باشندے
تہذیب مذہب عیسوی کے واسطے بالکل تیار تھے اگرچہ
عوام الناس کے نظر مین وہ لوگ کچھ جچتے نہین تھے
نہایت حقیر و پوچ دکھائی دیتے تھے۔
سوئٹزرلنڈ اوس چھوٹے سے ملک کا نام ہی